رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۵ | ۱۰۔ نومبر ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۲۴ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ | نمبر ۳۸

مدینۃ المسیح

گذشتہ دو تین ایام میں اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت ناساز رہی۔ لیکن اب بفضل خدا آرام ہے

۸۔ نومبر بعد نماز مغرب طلباء کے ہائی سکول کے جلسہ میں جناب میر محمد اسحاق صاحب نے وفات مسیح پر لیکچر دیا۔ اور طلباء کو اس مسئلہ کے متعلق قرآن کریم اور احادیث سے دلائل پیش کرنے کے طریق بتلائے گئے۔ اگر یہ سلسلہ تقاریر جو ہفتہ وار ہونا قرار پایا ہے جاری رہا تو طلباء کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

انتظام جلسہ سالانہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے سپرد ہوا ہے جنہوں نے تشریف لانے والے احباب کی تعداد معلوم کرنے کے لئے اعلان کرایا ہے۔ اس کی طرف بہت جلدی توجہ کرنی چاہئے

اخبار احمدیہ

موضع ترگڑی میں وعظ

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مصنف "چھٹی مسیح" کے بیٹے مرزا محمد حسین صاحب گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں کہ ۱۵ اکتوبر کو مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی جہلم سے موضع ترگڑی میں تشریف لائے۔ اور وعظ فرمایا۔ لوگوں نے وعظ کو توجہ سے سنا

پورٹ بلیر

پورٹ بلیر سے ایک ہندو صاحب کا مضمون "کرشن اوتاریا امام مہدی کا ظہور" کے عنوان سے موصول ہوا ہے۔ جس میں صاحب موصوف

سکرٹری صاحبان کو ضروری اطلاع

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکانات کے انتظام اور دیگر ضروری امور کے لئے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی تعداد کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ اس لئے آپ کو تکلیف دی جاتی ہے کہ براہ مہربانی آپ خاص اپنے شہر اور گرد و نواح سے آنے والے احباب کی حتی الوسع صحیح صحیح تعداد سے بہت جلدی مطلع فرما کر ممنون فرماویں۔ اور اپنے امیر جلسہ کے نام سے بھی اطلاع دیں۔

جہاں کوئی باقاعدہ انجمن نہیں وہاں کے احباب کو بھی جلسہ پر تشریف لانے والوں کی تعداد سے اطلاع دینی چاہیے تاکہ صحیح تعداد معلوم ہو سکے۔ والسلام خاکسار مرزا شریف احمد

نے بتلایا کہ جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی۔ اے۔ سابق سردار مہرسنگھ کے بہت سے رویا۔ اور الہامات پورے ہوتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ماسٹر صاحب جس انسان کے مرید ہیں وہ ضرور راستباز ہے۔

ولادت مولانا حقانی مرحوم کے صاحبزادہ منشی بشیر احمد صاحب راولپنڈی کے ہاں لڑکی متولد ہوئی ہے۔ نام "مسلمہ" رکھا گیا۔ خداوند کریم مبارک کرے۔

درخواست دعا مولوی صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ اور میاں فضل کریم صاحب ساکن رام گڑھ سرداران و مستری شرف الدین صاحب ڈوگر بہا۔ اور بابو محمد عبداللہ صاحب ساکن فیض اللہ چک کی اہلیہ اور مولوی غلام حسین صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع جھنگ کی اہلیہ صاحبہ۔ شیخ ستار علی صاحب وکیل پٹیالہ۔ یہ سب بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ نیز میاں غلام حسین صاحب رہتاسی کے دونوں لڑکے۔ بابو محمد حسین صاحب و بابو احمد حسین صاحب ۔ نومبر کو قادیان سے افریقہ روانہ ہوئے ہیں احباب ان کے مع الخیر پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

نماز جنازہ بابو عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر سیالکوٹ سے لکھتے ہیں۔ کہ ۲۶۔ اکتوبر کو ان کی بھاوجی۔ اور یکم نومبر کو ان کی لڑکی فوت ہوگئی ہیں اور مرزا قاسم بیگ صاحب ساکن پٹیالہ کی اہلیہ اور حاجی محمد ظہور الدین صاحب سوداگر چرم بدایوں کا لڑکا محمود احمد اور برادر مولا بخش صاحب جو سیدان جھنگ میں ہیں انکا بھائی فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

ایک مبلغ کا دورہ بابا محمد حسین صاحب علاقہ ضلع جالندھر و ہوشیارپور کے گاؤں میں تبلیغی دورہ کر رہے ہیں۔ اور ساتھ تحریک شکر کے متعلق چندہ کی وصولی کا بھی کام کرتے ہیں۔ اس وقت تک کاٹھ گڑھ۔ بلاچور۔ سٹر وعہ۔ ہوشیارپور خاص۔ بیرم پور۔ ماہل پور۔ پوسی۔ بینگہ۔ خانخاناں۔ کمند پور وغیرہ مقامات کا دورہ کر چکے ہیں۔ خدا آپ کی ہمت میں برکت دے احباب ان کی ہر طرح امداد فرماویں۔

دعوت الی الخیر

انگلستان میں

۷ برطانوی نژاد نو مسلم

حضرات مفتی صاحب و قاضی صاحب داعیان اسلام متعینہ لندن کی تبلیغی کوششوں کو جو شرف قبولیت اللہ تعالےٰ نے بخشا ہے۔ اور جس کامیابی سے باوجود حساد کی مخالفت کے ہمارا لندن مشن کام کر رہا ہے اس پر ذیل کے نتائج دال ہیں۔ لندن کے تازہ خطوط بتلاتے ہیں۔

(۱) مسٹر ولیم ہل جو پہلے شاہ انگلستان کے جرار بیڑہ میں بحری خدمات پر مامور تھے بطیب خاطر حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر اسلام لاکر حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں۔ اسلامی نام ولید رکھا گیا۔

(۲) ایک خاتون جن کا اسم گرامی مسز شلی راف ہے۔ حضرت قاضی صاحب کے ہاتھ پر اسلام لائی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کے دعاوی کی بھی تحریراً تصدیق کی ہے۔

(۳) ایک خاتون مس ڈورا نام ہمارے مبلغین کی کوشش سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہوئی۔ اور اسلامی نام سعیدہ رکھا گیا۔

(۴) مسٹر سعید ولسن نو مسلم کی کوشش سے ایک لیڈی مسلمان ہوئی۔

حضرت مفتی صاحب کو ایک سوسائٹی نے اپنے خرچ پر مسٹر میں تبلیغ کے لئے بلایا ہے۔ اور حضرت ممدوح کے وہاں جانے پر تین اور سعید روحیں اسلام لائی ہیں۔

مفصل رپورٹ حضرت مفتی صاحب لنڈن سے واپس آکر لکھینگے۔ جو انشاء اللہ اپنے وقت پر شائع ہوگی۔

مبلغین کا پروگرام

لندن میں داعیان اسلام کس طرح کام کرتے ہیں۔ اور ان کی تبلیغ کا طرز کیا ہے؟۔ اس سے ان کا ایک ماہ کا مطبوعہ پروگرام ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا جاتا ہے

سلسلہ احمدیہ

۴۔ سٹار سٹریٹ ایجویر روڈ لنڈن ڈبلیو ٹو (ایجویر روڈ ٹیوب اور میٹرو پولیٹن ریلوے اسٹیشن سے صرف ایک منٹ کا راستہ ہے)

اسلام پر تقریریں

ہر اتوار کو ۶½ بجے شام۔

ہر خاص و عام کو دعوت۔ چندہ نہیں مانگا جاتا سوالات کا جواب بڑی خوشی سے دیا جاتا ہے۔

تاریخ	مضمون	مقرر
۲ ستمبر ۱۹ء	دنیا کو حقیقتاً کس چیز کی ضرورت ہے۔	قاضی عبداللہ بی اے۔ بی۔ ٹی
۹ ستمبر ۱۹ء	انسان کی زندگی کا اس زمین پر کیا مقصد ہے؟ اور اس کے حصول کے کیا ذرائع ہیں؟	مفتی محمد صادق ایم۔ آر۔ اے۔ ایس ایم۔ ایس۔ پی
۱۶ ستمبر ۱۹ء	سلسلہ احمدیہ اور اس کے مقاصد	قاضی عبداللہ بی اے۔ بی۔ ٹی سیکرٹری احمدیہ مشن شاخ لنڈن
۲۳ ستمبر ۱۹ء	حضرت نبی اللہ احمد علیہ السلام کی زندگی کے بعض پہلو	مفتی محمد صادق ایم۔ آر۔ اے۔ ایس ایم۔ ایس۔ پی

(قاضی عبداللہ۔ سیکرٹری۔ احمدیہ مشن شاخ لنڈن)

ان حالات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے ولایت مشن کا کام بفضل خدا دن بدن ترقی پر ہے۔ لیکن ساتھ ہی اخراجات بھی بڑھ رہے ہیں۔ جن کی طرف توجہ کرنا احباب کا خاص فرض ہے۔ تاکہ یہ کام دن دوگنی۔ اور رات چوگنی ترقی کرے۔ اور اخراجات کی وجہ سے اس کی ترقی میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دار الامان ۱۰ نومبر ۱۹۱۷ء

رسول کریم صلعم کی بعثت ثانیہ کا مصداق کون ہے

۱۶ - اکتوبر کے الفضل میں اپنے مخالفین سے جہاں یہ استدعا کی گئی تھی کہ وہ استہزاء و تمسخر سب و شتم کو ہمارے ہادی و پیشوا حضرت مسیح موعود کے متعلق استعمال کر کے ہمارے دلوں کو نہ دکھائیں وہاں یہ بھی کہا گیا تھا کہ وہ متانت اور سنجیدگی کے ساتھ جو علمی اعتراض کرنا چاہیں - کریں - ہم بڑی خوشی سے اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں - کیونکہ جب کوئی شخص کوئی علمی اعتراض متانت سے پیش کرنے کے لئے ہمارے مقابل میں ہوتا ہے - تو ہم ایسے ہی خوش ہوتے ہیں جیسے تجربہ کار شکاری اپنے شکار کے ٹھیک زد میں آجانے پر -

اس عرضداشت کو پیش نظر رکھ کر کسی صاحب نے ۲۴ - اکتوبر کے روزانہ پیسہ اخبار میں "احمدی جماعت سے ایک سوال" کے عنوان سے ہمیں مخاطب کیا ہے - اور ہم خوش ہیں - کہ سوال کرنے والے صاحب نے متانت اور سنجیدگی کے ساتھ سوال کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ اس بات کا خیال نہیں رکھا گیا - کہ جو اعتراض پیش کیا گیا ہے - وہ "علمی اعتراض" کہلانے کا مستحق بھی ہے - یا نہیں - خیر اگر ہمارے مخالفین کے پاس اسی قسم کے اعتراضات علمی اعتراض رہ گئے ہیں - تو ہمیں ان کا مناسب جواب دینے میں بھی کوئی عذر نہیں لیکن اس سے ان کے علم کی حقیقت اور زیادہ واضح ہو جائیگی -

سوال یہ ہے کہ

"سورہ جمعہ کی و آخرین منھم لما یلحقوا بھم سے تمسک کر کے جو استدلال کیا جاتا ہے - کہ اس سے بعثت ثانی آنحضرت ثابت ہے - میں صرف یہ دریافت کرتا ہوں - کہ اسی آیت سے سید محمد جونپوری مہدی نے تمسک کر کے ۹۰۵ھ ہجری میں جو مہدویت کا دعویٰ کیا تھا اور اس دعوے کے ضمن میں نبی و رسول غیر تشریعی کے بھی مدعی ہوئے تھے - اور اپنی جماعت کو مصداق اسی آیت آخرین منھم سے تمسک کر کے جو مرزا صاحب نبی و رسول بنے ہیں اور آپ ان کو رسول مانتے ہیں - تو اس صورت میں حضرت محمد رسول اللہ کی بعثت ثالث ہوئی - نہ کہ بعثت ثانی"

اس کے بعد سوال کرنے والے صاحب نے سید صاحب موصوف کے "ہدیہ مہدیہ" کتاب کی طرف منسوب کر کے کچھ عقائد لکھے گئے - لیکن افسوس کہ نہ تو یہ بتایا ہے کہ یہ کتاب کس کی تصنیف ہے - اور نہ ہی اس کے اصل الفاظ نقل کئے ہیں - بلکہ اپنے لفظوں میں ان عقاید کو پیش کر دیا ہے - اور اخیر پر اپنے مضمون کا اس طرح خلاصہ نکالا ہے - کہ "اب صرف سوال یہ ہے کہ شیخ جونپوری موعود برحق تھا - اگر حق پر نہ تھا - تو آپ کوئی معیار حق بیان فرماویں - تاکہ حق و ناحق میں فرق کیا جاوے"

ہم پیشتر اس کے کہ اس سوال کا جواب دیں - سائل صاحب سے دریافت کر لینا ضروری سمجھتے ہیں کہ "ہدیہ مہدیہ" کتاب جس کے نام سے آپ سید صاحب کو مہدی موعود - اور بعثت ثانی آنحضرت صلعم بتاتے ہیں - وہ کس کی اور کب کی تصنیف ہے - اگر تو یہ کتاب سید صاحب کی تصنیف ہے - تو بیشک ان کا دعویٰ قابل غور ہوگا - نہ کہ قابل تسلیم - کیونکہ مجرد دعوے عقلاء کے نزدیک کبھی حجت نہیں ہوا کرتا - جب تک کہ اس کا اثبات براہین کے ساتھ نہ کیا جائے - اور اگر یہ کتاب سید صاحب کی تصنیف نہیں - بلکہ آپ کے زمانہ کی تصنیف ہے - تب تو اس کے دعاوی اور زیادہ تحقیق اور تدقیق کے محتاج ہیں - لیکن اگر کتاب مذکورہ سید صاحب کی تصنیف ہے - نہ آپ کے زمانہ کی - بلکہ آپ کے بعد کسی زمانہ کی تصنیف و تالیف ہے - تو پھر آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں - کہ اس کا حوالہ مدعاے ثبوت کے لئے کہاں تک موثر ہو سکتا ہے - اور کیوں نہ کہا جائے کہ یہ دعوے سید صاحب کا نہیں - بلکہ آپ کی طرف زبردستی منسوب کر دیا گیا ہے - اور اگر یہ کہا جائے کہ وہ سید صاحب کے مریدوں میں سے کسی کی تصنیف ہے - لہٰذا کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے آقا کی طرف جھوٹ موٹ کے دعوے منسوب کر دیں - تو یہ بھی کوئی معقول بات نہیں ہے -

حضرت مسیح ناصری جو خدا کے نبیوں میں سے ایک نبی اور خدا کے عباد صالحین میں داخل تھے ان کی طرف انا اللہ اور ابن اللہ کا دعوے عیسائیوں نے منسوب نہیں کیا - یہ تو حقیقت ہے کہ انھوں نے خدا اور ابن اللہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا - کیونکہ قرآن پاک اور احادیث آنحضرت صلعم - ان کو خدا کا برگزیدہ نبی اور رسول بتا رہی ہیں - اور پھر یہی نہیں بلکہ اناجیل بھی باایں ترمیم و تنسیخ مقر ہیں کہ آپ کو نہ خدا ہونے کا دعویٰ تھا - نہ ابن اللہ ہونے کا ان معنوں میں جن میں کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کا ابن ہوا کرتا ہے پس اس نبی محترم کی طرف ایسے دعاوی کا منسوب ہونا آپ ہی کے قبول کرنے کے مدعیوں کی جدت طبع اور بلند پروازیوں کا نتیجہ ہے - جن سے بیزاری کا اعلان آپ قیامت کے دن دربار الٰہی میں کریں گے کیونکہ اس قسم کے غلط عقائد ان کے فوت ہو جانے کے بعد بنائے گئے ہیں - اور دنیا میں ان کی تردید کرنے کا بوجہ ان کے وفات یافتہ ہونے کے کوئی موقعہ نہیں ہے - پس آپ قیامت کے دن ایسے لوگوں سے بیزاری کا اظہار کریں گے جیسا سورہ مائدہ کے آخری رکوع - اور بخاری کی حدیث اقول کما قال عبد الصالح عیسی بن مریم سے ثابت ہے

پس اگر یہ ہدیہ مہدیہ کسی ایسے شخص کی تصنیف ہو - جو سید صاحب کو ماننے کا مدعی ہو - تو بھی وہ یہ حیثیت نہیں رکھتی - کہ اس کے دعاوی کو درست اور صحیح مان لیا جائے -

ان وجوہات کی وجہ سے ہم فی الحال ان عقائد کے متعلق جو سید محمد صاحب جونپوری کی طرف منسوب کئے گئے ہیں کچھ نہیں کہہ سکتے - ہاں جب یہ ثابت کر دیا جائیگا - کہ ہدیہ مہدویہ فلاں کی تصنیف ہے اور اس کی اصل عبارت ہمارے سامنے پیش کی جائیگی تو پھر دیکھا جائیگا -

باقی رہا یہ سوال کہ شیخ جونپوری موعود برحق تھے۔ اگر حق پر نہ تھے تو آپ کوئی معیار حق بیان فرمادیں۔ تاکہ حق و ناحق میں فرق کیا جائے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ مہدی موعود کی آمد کی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اور ساتھ ہی ایسی علامات بھی بیان فرمادی ہیں۔ جن سے حق بیں اصحاب مسیح موعود کو شناخت کرسکتے ہیں۔ پس جس مدعی مہدویت کے زمانہ میں وہ پوری ہوئیں وہ مہدی موعود ہے۔

ہم یہاں صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ ان دو نشانوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جنہیں آپ نے صرف مہدی موعود کے زمانہ کی علامات قرار دیا ہے فرماتے ہیں :-

ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر فی اول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ ولم تکونا منذ خلق اللہ السموات والارض

کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشانیاں ہیں۔ جو کبھی مدعی کے وقت میں۔ جب سے کہ زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں ظاہر نہیں ہوئے۔ ایک یہ کہ چاند کو پہلی رات رمضان کے مہینہ میں گرہن ہوگا۔ یعنی چاند گرہن کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات (جو ۱۳ ہے) اس میں گرہن ہوگا۔ اور سورج کو نصف ہوگا۔ یعنی سورج گرہن کی مقررہ تاریخوں میں سے درمیانی جو ۲۸ ہے۔ سورج کو رمضان کے مہینہ گرہن ہوگا۔

پس یہ حدیث جو شیعہ سنی دونوں گروہوں کی کتب احادیث میں موجود ہے۔ اتنے بڑے دو نشانوں کو مہدی موعود کے شناخت کرنے کا پتہ دے رہی ہے۔ کہ جو اس زمانہ سے پہلے۔ جب سے کہ زمین و آسمان بنے ہیں۔ کبھی ظہور پذیر نہیں ہوئے۔ اب دیکھنا چاہئیے کہ یہ کس زمانہ میں ظاہر ہوئے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ خواہ بڑے سے بڑا تاریخ دان بھی خواہ مغرب و مشرق کے تمام تاریخی کتب خانوں کو کھنگال ڈالے ہرگز یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ شیخ جونپوری صاحب کے زمانہ میں ایسا ہوا ہے۔ ہاں ہم بتاتے ہیں کہ ان مقررہ تاریخوں میں ماہ رمضان کے اندر ۱۳۔ تاریخ چاند کو اور ۲۸۔ سورج کو ۱۳۱۱ ہجری میں ہوا۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جبکہ صرف حضرت مرزا صاحب ہی مہدی موعود ہونے کے مدعی تھے۔ کیا یہ آپ کی صداقت کے لئے دنیا پر اتنے بڑے نشانات ظاہر نہیں ہوچکے۔ کہ جن کے سامنے حق پسند لوگوں کو جھک جانا چاہئے۔ اور حضرت مرزا صاحب کو بلا چون و چرا مان لینا چاہئے۔ لیکن افسوس کہ لوگ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اور سنتے ہوئے نہیں سنتے۔

یہ ہے۔ ان بہت سی علامتوں میں سے ایک علامت جس سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

اور دیکھئے۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہ لا مھدی الا عیسیٰ۔ یعنی عیسیٰ موعود ہی مہدی موعود ہوگا۔ لیکن سید صاحب کو مہدی موعود ماننے والے۔ ان کو عیسیٰ موعود نہیں مانتے۔ اور نہ کوئی شخص یہ ثابت کرسکتا ہے کہ خود سید صاحب کو مسیح موعود ہونیکا دعویٰ تھا۔ جب یہ نہیں تو پھر وہ نبوت کا دعویٰ ہی کس طرح کرسکتے تھے۔ اور ان کا یہ دعویٰ قابل قبول کس طرح ہوسکتا ہے۔ کیونکہ۔ مہدی کو احادیث میں نبی نہیں کہا گیا۔ بلکہ نبی کے خطاب سے مخاطب صرف مسیح موعود ہی ہے۔ پس وہ مسیح موعود نہ ہوئے تو نبی بھی نہ ہوئے۔ اور جب نبی نہ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا مصداق نہ ہوئے۔ اور نہ ہی آیت آخرین منھم ان پر صادق آسکتی ہے۔

پس خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ سید صاحب کو مسیح موعود ہونیکا دعویٰ نہیں۔ اور مہدی موعود کا مسیح موعود سے الگ کوئی وجود نہیں۔ بلکہ ایک ہی شخص کے دو نام یا دو مقام ہیں۔ اور نبی مسیح موعود کو ہی کہا گیا ہے۔ پس جو شخص مسیحیت اور مہدویت موعودہ کا مدعی ہے۔ اور نشانات صحیحہ ثابتہ نے متواتر ظاہر ہوکر اس کو اپنے دعاوی میں راستباز ثابت کردکھایا ہے۔ وہی بعثت ثانی آنحضرت کا مورد ہے ولا غیر۔ کیونکہ آیت آخرین منھم لما یلحقوا بھم صحابہ کے ایک اور گروہ کی خبر دیتی ہے۔ جس کی تربیت ایک نبی ہی کرے گا۔ اور امت محمدیہ میں مسیح موعود کے سوا۔ کہ وہی مہدی موعود بھی ہے۔ اور آنحضرت کے بعد اس تک کوئی اور نبی بھی نہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ مجرد مہدی ہونیکا دعویٰ مستلزم نہیں کہ مدعی آنحضرۃ کی بعثت ثانی ہو۔ کیونکہ بعثت ثانیہ مسیح موعود کے لئے ہے

پس حضرت مرزا غلام احمد علیہ التحیۃ والثنا ہی مہدی موعود اور مسیح موعود اور وہ نبی ہیں جن کے ذریعہ ایک صحابہ کی مانند جماعت تیار ہونی تھی۔ اس لئے آپ ہی آنحضرۃ کی بعثت ثانیہ ہیں۔ اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ نشانات آپ ہی پر صادق آتے ہیں۔

کیا ہی فراخدلی ہے

مکرم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ستارہ صبح کے جواب میں ایک مضمون لکھ کر ایڈیٹر صاحب ستارہ صبح کی خدمت میں شائع کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ لیکن انھوں نے کئی روز اپنے پاس رکھنے کے بعد شائع کرنے سے انکار کرتے ہوئے واپس کردیا ہے۔ جسے دوسری جگہ درج کیا جاتا ہے۔

ایڈیٹر صاحب ستارہ صبح کا باوجود اپنے اس شائع شدہ وعدہ کے "ستارہ صبح کے اوراق ہر علمی بحث کے لئے نہایت فراخدلی سے کھلے ہوئے ہیں۔ ا سے احقاق حق سے مطلب ہے۔ اور ہر شخص تہذیب و متانت کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار اس میں کرسکتا ہے۔ خواہ ایڈیٹر ستارہ صبح کو اس سے کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو" (ستارہ صبح ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

اس مضمون کو شائع کرنے سے انکار کردینا ثبوت ہے۔ اس بات کا۔ کہ وہ ہمارے مضامین کو جو ان کے اعتراضات کے جوابات میں نہایت تہذیب اور متانت کے ساتھ لکھے جائیں۔ اپنے ناظرین کے سامنے پیش کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔ اور آپ کی فراخدلی کا دامن ہمارے لئے بہت ہی تنگ ہے۔

ایڈیٹر صاحب ستارہ صبح اور وآخرین منھم کی تفسیر

ایڈیٹر صاحب نے آیت وآخرین منھم کی بزعم خود برائے صائب محققانہ تفسیر فرماتے ہوئے جس بحث کو قریبًا ۵ کالموں تک طول دیا ہے۔ اس کا ماحصل یہ ہے کہ اہل قادیان نے جو وآخرین منھم کی واو کا عطف امیین پر یا ضمیر منصوب پر جو وآخرین منھم کے ماقبل ذکر ہوئی بناکر دونوں صورتوں میں آنحضرت کی بعثت ثانی (بواسطہ بروز) پیش کی ہے۔ یہ غلط ہے اور صحیح یوں ہے کہ آخرین سے مراد عربوں ہی کی ایک دوسری جماعت ہے جو السابقون الاولون سے سورہ جمعہ کے نزول کے بعد ملنے والی تھی۔ یہ ہے لب لباب اس ساری بحث کا۔ جس کی تائید میں کہیں آپ نے اہل قادیان کی ھدایت النحو کے بالمقابل تفسیر بیضاوی کو پیش کیا ہے۔ اور کہیں ان کے بعثت ثانی کے معنی کی تردید میں ابن جریر کا حوالہ دیا ہے۔ اور پھر کہیں آپ نے صحیح معنوں کے سمجھنے کے لئے اپنے دماغ کی نئی اور نوار روشنی کے نیچے۔ ذیل کے چند امور کو ذہن نشین کرنے کے لئے ہدایت فرمائی ہے۔

(۱) لفظ امیین سے مراد مطلقًا عرب ہیں۔ (۲) آخرین سے مراد مجدد وغیرہ نہیں۔ بلکہ دوسرے یا دوسری جماعت ہیں۔ (۳) آخرین منھم کی ضمیر کا مرجع لفظ امیین ہے (۴) لما یلحقوا کے معنی یہ ہونگے کہ وہ یعنی امیوں کی دوسری جماعت پہلی جماعت سے ابھی تک ملی نہیں۔ مگر عنقریب ملنے والی ہے۔

حوالہ تفسیر بیضاوی

(۱) آپ نے پہلے تفسیر بیضاوی سے آیت کریمہ کی تفسیر کے متعلق کی عبارت کو نقل کیا ہے۔ اور اس کے متعلق لکھا ہے کہ "بیضاوی نے آیت کی جو تفسیر کی ہے اس پر صاد کرنے اور اس کے حرف حرف سے اتفاق کرنے کے لئے ہم نے قلم اٹھایا ہی تھا۔ کہ دفعتہً دماغ میں ایک نئی روشنی پھیل گئی۔ اور اس آیت کے اصل معنی ذہن میں آ گئے" آپ کی اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن معنوں میں بیضاوی نے تفسیر کی ہے وہ اصل معنی نہیں۔ اور یہ کہ اگر آپ کے دماغ میں نئی روشنی نہ پھیلتی۔ تو اس صورت میں آپ بیضاوی کی تفسیر آیت پر صاد کرتے اور اس کے حرف حرف سے اتفاق کرنے کے لئے تلیار تھے۔ جس سے معلوم ہوا کہ ابن جریر کا حوالہ لینے کے بعد آپ کو منقول اور معقول میں ترقی ہوئی لیکن امکان ہے کہ نئے انکشاف سے علم صحیح میں آپ اور بھی ترقی کریں۔ اور موجودہ تحقیق کسی علم صحیح کے اضافہ کی محتاج ثابت ہو۔

(۲) آپ کی اس تبدیلی رائے سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ عجب نہیں کہ آپ سے بھی غلطی ہو جائے۔ اور نہ ہی یہ ناممکن ہے کہ آپ کسی غلط بات کو صحیح سمجھتے۔ یا کسی صحیح کو غلط قرار دینے میں غلطی نہیں کرتے۔

(۳) آپ نے چونکہ بیضاوی کی تفسیر آیت کو غلط سمجھ کر خود ہی ترک کر دیا ہے۔ اس لئے ہم بھی آپ کی تغلیط کے بعد بیضاوی کے سر ہونے کی ضرورت نہیں سمجھتے

علم حدیث سے ناواقفیت

آپ نے لکھا ہے کہ "حضور سرور کائنات نے اپنی زبان مبارک سے آخرین منھم کی توضیح نہیں فرمائی چنانچہ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جب سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ اور آپ صحابہ کے روبرو اس کی تلاوت فرمانے لگے۔ اور الفاظ آخرین منھم پر پہنچے تو ایک صحابی نے پوچھا کہ حضور یہ آخرین منھم کون ہیں اور ایک دفعہ نہیں۔ بلکہ تین دفعہ پے در پے یہی سوال کیا۔ لیکن حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تینوں مرتبہ کے استفسار پر سکوت ہی اختیار فرمایا! اب ہمارے لئے بجز اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں کہ آخرین منھم لما یلحقوا بھم کے الفاظ پر خود ہی غور کریں۔"

آپ کی اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ کو علم حدیث سے بہت ہی کم واقفیت ہے۔ خصوصًا اس سکوت والی حدیث سے جس کی روایت کو آپ نے نقل کیا ہے۔ کیونکہ اگر آپ کو حدیث مروی کا پورا علم ہوتا تو آپ قطعًا یہ نہ لکھتے کہ حضور سرور کائنات نے اپنی زبان مبارک سے آخرین منھم کی توضیح نہیں فرمائی۔ اور نہ ہی یہ لکھتے کہ روایت آنحضرت کے سکوت تک ہی رہی کیونکہ جس حدیث کی روایت کو نقل کیا ہے۔ وہ علاوہ صحیح مسلم اور ترمذی کے صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں بھی ہے۔ دیکھو تفسیر سورہ جمعہ۔ وھو ھذا

عن ابی ھریرۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلعم فانزلت علیہ سورۃ الجمعۃ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم قال قلت من ھم یا رسول اللہ فلم یراجعہ حتی سال ثلثا وفینا سلمان الفارسی وضع رسول اللہ یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال اور رجل من ھؤلاء

ان الفاظ حدیث سے ظاہر ہے کہ بات آنحضرت کے تین دفعہ کے سکوت تک نہیں رہی۔ بلکہ تین دفعہ کے سکوت کے بعد آنحضرت نے وحی خفی سے آخرین منھم کی تفسیر لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال اور رجل من ھؤلاء سے بوضاحت فرمائی

پس اصح الکتب بعد کتاب اللہ کی اس تفسیر نبوی کے سامنے بیضاوی کا آخرین منھم کی تفسیر میں ھم الذین جاؤا بعد الصحابۃ الی یوم الدین کہنا۔ یا ابن جریر کا حوالہ پیش کرنا بجز اس کے نیز دو کا مصداق بنا ہے۔

تفسیر نبوی باعلام الٰہی

آنحضرت صلعم کا آخرین منھم کی مراد میں ابناء فارس کو بیان فرمانا۔ اور تین دفعہ سوال کرنے تک سکوت رکھنے کے بعد بیان فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ حضور صلعم نے وحی خفی سے باعلام الٰہی یہ تفسیر فرمائی۔ ورنہ بظاہر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ آخرین منھم سے مراد ابناء فارس

کیونکر ہوسکتے ہیں۔

اگر صحیح تفسیر اور حقیقی مراد آخرین منہم کی وہی ہوتی جو بیضاوی اور طبری نے بیان کی۔ تو بصیرت نبوت سے یہ معنی اور مراد کوئی اوجھل نہیں تھی۔

پھر ایسی صورت میں جبکہ محفل نبوی میں سلمان فارسی کے علاوہ اور بھی بہت سے عجمی موجود تھے۔ جو عرب ہونے کی وجہ سے امیین میں داخل بھی تھے تو اس وقت ان سب سے آنحضرتؐ کا آخرین کی مراد بیان کرنے کے لئے سلمانؓ کو انتخاب کرکے اس کے اوپر ہاتھ رکھ کر لوکان الایمان عند الثریا لنالہ رجال او رجل من ھؤلاء فرمانا۔ اور تین دفعہ سوال کے سنانے اور سکوت اور تامل میں رہنے کے بعد فرمانا صاف بتاتا ہے۔ کہ آنحضرت کے نزدیک آخرین کی تفسیر مشکل ہونے سے اعلام الٰہی کی احتیاج کو ظاہر کررہی تھی پس آنحضورؐ کی اس الہامی تفسیر کے بعد اب کسی کو یہ حق نہیں پہنچ سکتا کہ وہ آخرین سے مراد ابناء فارس کے خلاف لے۔

آنحضورؐ کی اس تفسیر سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ مولوی ظفر علی خانصاحب باوجود یکہ جن کی قوت دراکہ عجوبۃ الاحوال وقائع کے سمجھنے۔ اور حقائق مخفیہ کے شناخت کرنے میں من حیث المدعی فی زمانہ بہت بلند پایہ رکھتی ہے۔ اور جو آخرین منہم لما یلحقوا بہم میں بہت کچھ غور کرنے سے آنحضرت کی اس الہامی تفسیر کے مطابق کچھ بھی حقیقت اصلیہ سے آگاہ نہ ہوسکے۔ ابھی اس بات کے محتاج ہیں کہ قرآنی آیات کے مطالب عالیہ اور حقائق مخفیہ کے سمجھنے کے لئے آنحضرت کی تفسیر کو اپنا راہنما بنائیں۔ اب امید ہے کہ مولوی صاحب موصوف اس تفسیر نبوی کے سامنے سر تسلیم خم کردیں گے۔ اور جس طرح بیضاوی کے بعد طبری کی روایت کو صحیح سمجھ کر طبری کے لئے بیضاوی کو ترک کرنے میں محض حق پرستی کی خاطر اخلاقی جرأت سے کام لیا ہے۔ اسی طرح اب اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری کی اس روایت حدیث۔ اور تفسیر نبوی کا علم حاصل ہونے کے بعد۔ اخلاقی جرأت کا وہی نمونہ دکھائیں گے۔ جو پہلے دکھا چکے۔ بلکہ بیضاوی اور طبری کی غلط تفسیر پر تفسیر نبوی کو ترجیح دیتے ہوئے۔ علم صحیح کی قدر کریں گے۔

آنحضرتؐ کی اس مقدس اور الہامی تفسیر سے آپ کے ان چند امور کی اصلاح اور تصحیح بھی ہوگئی۔ جن کو آپ نے اس آیت کے صحیح معنوں کو سمجھنے کے لئے ذہن نشین کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ آپکے ان امور میں جس بات کو پیش کیا تھا وہ یہی تھی کہ امیین سے مراد مطلقاً عرب ہیں۔ اور آخرین منہم کی ضمیر کا مرجع امیین ہونے سے عرب لوگوں کی ہی ایک دوسری جماعت ہے۔ جو نزول آیت کے زمانہ تک پہلی جماعت سے نہیں ملی۔ البتہ نزول سورت کے بعد کسی قریب زمانہ میں ضرور ملنے والی ہے ان سب باتوں کی تغلیط کے لئے لوکان الایمان عند الثریا لنالہ رجال او رجل من فارس کافی ہے۔ اور صحیح وہی ہے جو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آخرین سے مراد ابناء فارس ہیں۔

اب صحیح تفسیر آیت جو تفسیر نبوی کے عین منشار کے مطابق ہے۔ یہ ہے کہ رجل من فارس سے مراد حضرت مسیح موعود ہے۔ کیونکہ آنحضرت نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ کیف تھلک امۃ انا فی اولھا والمسیح ابن مریم فی آخرھا

آنحضرتؐ کے ان پاک کلمات سے ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ اور مسیح موعود کی بعثت کے لحاظ سے امت کے دو حصے ہیں۔ پہلے گروہ میں آنحضرت ہیں اور دوسرے میں مسیح موعود۔ آنحضور کے یہ الفاظ قرآن کریم کی آیت ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الآخرین کی مطابقت میں ہیں۔ اور عجب نہیں اس فقرہ حدیث کا منشاء اور ماخذ بھی یہی آیت ہو۔ اور جسطرح آنحضرت کا والمسیح ابن مریم فی آخرھا۔ اور قرآن کریم کا ثلۃ من الآخرین اور آخرین منہم فرمانا ایک ہی حقیقت پر مبنی ہے۔ اسی طرح مسیح موعود مہدی معہود۔ رجل فارس بھی ایک ہی شخص ہے۔ اور رجل بصیغہ واحد سے مسیح موعود مراد ہے اور رجال بصیغہ جمع سے مسیح موعود مع موعودہ اولاد مراد ہے۔ جس کی نسبت آنحضرتؐ نے یتزوج و یولد لہ کے الفاظ میں پیشگوئی فرمائی اور جو خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود احمد نبی اللہ القادیانی اور آپ کی موعودہ اولاد کے وجود میں پوری ہوئی۔ وانا نشھد باللہ انہ حق وانا من المصدقین۔

آخرین منہم کی ضمیر کا مرجع

آخرین منہم کی ضمیر کا مرجع لفظ امیین کو ان معنوں میں قرار دینا کہ آخرین بہ لحاظ عرب ہونے کے امیین سے ہیں۔ جب تفسیر نبوی کے خلاف منشا ثابت ہونے سے غلط ثابت ہوا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ ابناء فارس کو امیین سے قرار دینا پھر کس مناسبت سے ہوا۔ تو اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ آخرین کا امیین سے ہونا بہ لحاظ اُمیّت کے ہے۔ جس کی تعریف کو یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ کے ارشاد میں بطور اثبات معنی مخالف ذکر فرمایا جیسا کہ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین سے اس کی اور بھی تائید ہوتی ہے۔ جو لوکان الایمان عند الثریا کے مفہوم کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اور اس صورت میں آخرین منہم کو رجال فارس کے معنوں میں امیین سے وہی نسبت ہوگی جو ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منہم کے فقرہ آیت میں لفظ رسول کو لفظ منہم سے ہوگی۔ جو لفظ رسولاً کے مابعد واقع ہے۔ گویا بتایا گیا کہ جیسے رسول ایسے لوگوں میں مبعوث کیا گیا۔ جو تلاوت آیات۔ تزکیہ نفوس۔ تعلیم کتاب و حکمت سے بے بہرہ ہونیکی وجہ سے خدا کی کتاب میں امیین کہلائے اسی طرح جب فیج اعوج کی ضلالت اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچ جائیگی۔ اور حقیقی ایمان ثریا پر چلا جائیگا۔ اور لوگ تلاوت آیات۔ تزکیہ نفوس تعلیم کتاب و حکمت سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے خدا کی کتاب میں امیین

کہلائے۔ اسی طرح جب فیج اعوج کی ضلالت اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچ جائیگی۔ اور حقیقی ایمان ثریا پر چلا جائیگا۔ اور لوگ تلاوت آیات۔ تزکیہ نفوس۔ تعلیم کتاب و حکمت کی حقیقت سے بے نصیب ہو کر امیین کی پہلی جماعت کی طرح وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین کے مصداق ہو جائیں گے۔ تب حضرت مسیح موعود۔ اور مہدی معہود جو حدیث لا مھدی الا عیسیٰ اور رجل من فارس کا مصداق ہوگا۔ اس پہلے رسول کی طرح انہی امی لوگوں سے مبعوث کیا جائیگا۔ اب لما یلحقوا بھم کا مطلب بھی صاف ہو گیا کہ امیین کی دو جماعتوں سے پہلا رسول تو اپنی امیین کی پہلی جماعت سے مل گیا۔ اور ان کی اصلاح کے لئے تبلیغ رسالت کا کام شروع ہو گیا۔ لیکن آخرین منھم یعنی مسیح موعود ابھی اُن امیین کی دوسری جماعت سے کہ جن سے مسیح موعود نے مبعوث ہو کر ان میں حقیقی ایمان پیدا کرنا تھا۔ وہ ابھی ان سے نہیں ملا۔ لمّا یلحقوا کے لمائے جس مدت انتظار کا فائدہ دیا۔ وہ آنحضرتؐ کی بعثت اول کے انتہا تک کا زمانہ ہے۔ یعنی تیرھویں صدی تک کا جس میں اُمت محمدیہ کے لوگ حقیقت اسلام اور نور ایمان سے بے خبر اور بے بہرہ ہونے کی وجہ سے خدا کی کتاب میں وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین کے معنوں میں امیین کا نام پانے کے مستحق ہو چکے تھے۔ اور زمانہ بزبان حال پکار پکار کر خدا تعالےٰ سے اس مصلح کو طلب کر رہا تھا۔ جو ایمان کو ثریا سے واپس لانے والا تھا۔

ضمیر کبھی اپنے تئیں کی طرف بھی راجع ہوتی ہے۔ اور مراد اس سے کوئی اور ہوتا ہے۔ مثلاً اخذتُ منہ الدرھم ونصفہ۔ اور ما یعمر من معمّر ولا ینقص من عمرہٖ کی مثال میں نصفہ اور من عمرہٖ کی ضمیر کا مرجع جو درھم اور معمر ہے۔ مماثلت کے طور پر ہے۔ نہ اصلیت کے معنوں میں

پس یہ اعتراض صحیح نہیں کہ منھم کی ضمیر کا مرجع امیین کی آخری جماعت کیسے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ علاوہ مثال مذکور

بروز کا وجود اس کے حکم میں ہوتا ہے۔ اس لئے آخرین منھم جو رجال من فارس ہیں۔ اگر ان کو رسولًا کا معطوف نہ بھی قرار دیا جاوے۔ تو آخرین منھم کے فقط امیین پر معطوف ہونے سے ایک ہی رسول کے لئے امیین کی دو جماعتیں زیر تربیت تسلیم ہو سکتی ہیں۔

جماعت اول میں اصالتہً اور جماعت ثانی میں بروزاً و مماثلتہً یہی وجہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود۔ احمد۔ نبی اللہ کے وجود اور آپ کی بعثت اور ظہور کو بروزی طور پر آنحضرت فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود اور آپ ہی کی بعثت اور ظہور یقین کرتے ہیں لیکن بغیر معنی تناسخ و حلول کے۔

پھر آخرین منھم اور رسولًا منھم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آخرین منھم اور رسولًا منھم دونوں جگہ کی ضمیر کا مرجع فقط امیین ہے۔ اور امیین کے مفہوم میں رسولًا منھم کی ضمیر کے قرینہ کی رسول مع جماعت داخل ہے۔ تو آخرین کے مفہوم میں جو امیین کی دوسری جماعت ہے۔ اس میں رجل من فارس یعنی مسیح موعود مع جماعت کیوں داخل نہیں ہو سکتا۔

پس آخرین منھم کی تفسیر نبوی کے مطابق آخرین کا صحیح مصداق حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت ہے۔ خصوصاً آپ کی موعودہ اولاد۔ جو رجال کے صیغہ جمع کے مفہوم میں شامل ہونے سے زیادہ تر مستحق ہیں

(غلام رسول راجیکی)

ضرورت نکاح - میں مسمی عبدالحق عمر ۳۰ سال کی ہندوستان میں پارچہ فروشی کا کام کرتا ہوں پندرہ روپیہ ماہوار آمد ہے ذات کھرل ساہی۔ کسی زمیندار قوم کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں خط و کتابت معرفت خوجہ دار احمدی نمبردار کوٹلی ہرنرائن ڈاکخانہ ونجگڈہ ضلع سیالکوٹ

ضرورت عقد ثانی - ایک صاحب شریف خاندان معقول روزگار رکھنے اور آسودہ حال مخلص احمدی ہیں دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ اہل حاجت معرفت اکمل قادیان خط و کتابت کریں۔

مولوی ثناءاللہ کا اعتراض رسول کریم پر

مولوی ثناءاللہ صاحب کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو حضرت محمد رسول اللہ کی ذات بابرکات پر کچھ شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ مگر چونکہ وہ عام طور پر اس کا اظہار لوگوں کی ناراضگی کی وجہ سے نہیں کر سکتے۔ اس لئے جب کبھی کوئی اعتراض کرتے ہیں تو حضرت مسیح موعود کی آڑ لیکر کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ اعتراض نبی کریم صلعم پر ہوتا ہے۔ اور یہ ایسی باریک پالیسی ہے۔ جس پر کم لوگ واقفیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح کی باتوں سے خاندان غزنویہ و مولوی محمد حسین بٹالوی وغیرہ صاحبان اہل حدیث نے مولوی ثناءاللہ پر کفر کا فتویٰ لگا کر فرقہ اہلحدیث سے ان کو نکال دیا ہوا ہے۔ اور اس کی تازہ مثال پرچہ اہلحدیث ۵۔ اکتوبر میں مولوی صاحب نے پیش کی ہے۔ اعتراض کرتے ہیں:-

"مرزا صاحب نے رسالہ اعجاز احمدی میں ایک قصیدہ اعجازیہ لکھا ہے (مولوی صاحب اعجازیہ چاہئے تھا) جس کا پہلا شعر یوں ہے۔

ایا ارض مد قد دفاک مدمر
وارداک ضلیل واغراک موغر

بیاپر اس شعر سے قصیدہ کا قافیہ اور روی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حرف ر مضموم ہے۔ اس کے بعد ایک شعر یوں ہے

اذیت ذئبا غاشا اذابا الوفا
اذا فنیت مدا اور اوانت امرتسر

اس میں امرتسر کو رئیت کا مفعول بہ بنا کر۔ اس پر رفع دیا ہے۔ حالانکہ مفعول بہ منصوب ہوتا ہے۔ پھر اسی قصیدہ میں ایک شعر یوں ہے

نقلت لک الویلات یا ارض جولرا
لعنت بملعون وانت تدمر

اس شعر میں عرفی غلطی ہے۔ کہ ارض گولڑہ کو بصیغہ مونث کہہ کے مذکر صیغہ مذکر مخاطب لائے ہیں"

مولوی صاحب نقاد رفیق

اس میں بظاہر عوام کو تو یہ بتایا ہے کہ یہ دو اعتراض حضرت مرزا صاحب کی عبارت پر کئے ہیں۔ مگر جب ایک غیر متعصب منصف انسان دیکھیگا۔ کہ اسی طرح کی عبارت صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں موجود ہے۔ تو فوراً سمجھ لیگا کہ یہ اعتراض مولوی ثناء اللہ نے محمد رسول اللہ پر کئے ہیں۔ چنانچہ صحیح مسلم جلد اول میں رسول اللہ صلعم کے روبرو ایک صحابی یوں شعر پڑھتا ہے ؎

اتجعل نہبی ونہب العبید
بین عیینۃ والاقرع
فما کان بدر ولا حابس
یفوقان مرداس فی المجمع

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کا قافیہ اور ردیف ع مکسورہ ہے۔ مگر تیسرا شعر یوں ہے ؎

وما کنت دون امرئ منہما
ومن تخفض الیوم لا یرفع

یہاں یرفع مضارع ہے۔ جس پر کسرہ دیا ہے۔ حالانکہ مضارع مرفوع ہوا کرتا ہے۔

دوم صحیح بخاری میں یوں آیا ہے۔ نساء قریش خیر نساء رکبن الابل احناہ علی طفل۔ اس عبارت میں احناہ بجائے جمع مونث کے واحد مذکر غائب ہے۔

ان دونوں مثالوں سے معلوم ہوگیا کہ یہ دونوں اعتراض مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت محمد رسول اللہ پر حضرت مسیح موعود کی آڑ میں کئے ہیں۔ مگر ہم علی الاعلان مولوی صاحب کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ اگر آپ میں کچھ مادہ سمجھنے کا ہے۔ تو آئیں اور خاکسار سے بذریعہ خط و کتابت ہی فیصلہ کر لیں۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ نے یہ عبارت صحیح بخاری میں بعینہٖ مذکر بجائے مونث غلط نہیں فرمائی۔ اور نہ یہ شعر صحیح مسلم میں بجائے کسرہ کے رفع لانے سے غلط ہے۔ بلکہ کلام عرب میں اس طرح بولنا جائز ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود کا نام لے کر خواہ مخواہ بیجا اور غلط اعتراض حضرت محمد رسول اللہ کی عبارتوں پر کرنا چھوڑ دیں۔ جس سے غیر مسلموں کو ہنسی کا موقع ملتا ہے۔

اب ہم آئندہ انشاء اللہ پہلے یہ دیکھا کریں گے۔ کہ جو اعتراض آپ حضرت مسیح موعود یا اور کسی بزرگ کا نام لیکر کرتے ہیں۔ وہی اعتراض بعینہٖ حضرت محمد رسول اللہ صلعم یا آیت قرآنی پر تو وارد نہیں ہوتا۔ اگر قرآن و حدیث پر وارد ہوتا ہوا ہمیں نظر آیا۔ تو ہم اپنے اس مضمون کی تائید میں وہ حوالہ پیش کر دیا کریں گے۔ کیونکہ قرآن و حدیث سے زیادہ فصیح کوئی کلام نہیں پس آپ کو چاہیئے کہ وہ اعتراض نہ کریں جو نبی کریم صلعم پر وارد ہو۔

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب مجھ سے خط و کتابت کریں گے۔ (دیدہ باید)

بقاپوری - ترتیل امرتسر

غیر مبائعین کا جلسہ بھیرہ میں

اخبار پیغام صلح کا پرچہ ۲۴- اکتوبر ۱۹۱۷ء مجھے پڑھ کر افسوس ہوا۔ جس میں میرے متعلق غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ کیا اچھا ہوتا۔ اگر سید ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب یا مولوی صدر دین صاحب جلسہ کی اصل کارروائی پر روشنی ڈالتے۔ پیغام صلح نے لکھا ہے کہ مستری احمد دین نے حضرت امیر پر بعض لچر اور فضول اعتراض کئے۔ جن کو خود حاضرین نے ناکارہ سمجھ کر ناقابل التفات قرار دیا۔ تاہم حضرت امیر نے اختلافی مسائل پر مفصل طور پر روشنی ڈالی۔ اصل واقع یوں ہے کہ ۲۴- اکتوبر کو پہلے عبد الحق صاحب نے تناسخ پر لیکچر دیا۔ اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے لیکچر دیا جس میں رسول اللہ کے اوصاف حمیدہ بیان کئے۔ دوران تقریر میں مولوی صدر دین صاحب نے کھڑے ہو کر ان سے سوال کیا۔ فرمایا کہ مولوی صاحب مرزا صاحب کیا نبی ہیں۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب نے بیان کیا کہ مرزا صاحب نبی نہیں ہیں۔ صرف مجدد اور محدث ہیں۔ جیسے اور ہزاروں ہوتے۔ اور صرف جزوی نبی ہیں۔ جیسے اور بھی اس امت میں ہوتے ہیں۔ دو تین اور آدمیوں نے بھی سوال کئے اور بعدہٗ ایک شخص نے کہا۔ کہ پہلے اپنے گھر کا فیصلہ کر لو آپ تو کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی نہیں ہیں۔ اور قادیان والے کہتے ہیں کہ نبی ہیں۔ یہ کیا بات ہے۔ اس سوال پر جلسہ میں شور پڑ گیا۔ اور اکثر آدمی کھڑے ہو گئے۔ اور جلسہ اس بے لطفی کے ساتھ ختم ہوا۔

دوسرے روز پھر سے عبد الحق نے لیکچر دیا۔ بعدہ مولوی صدر الدین صاحب نے لیکچر دیا۔ جو قرآن مجید کی صداقت اور اسلام پر تھا۔ گو انہوں نے بھی ایک بات اسمہ احمد پر اختلافی مسائل میں دخل دیا۔ لیکن جلدی سے اسے چھوڑ اپنے مضمون کی طرف آ گئے۔

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب اٹھے اور انہوں نے حضرت اقدس کو صرف مجدد اور محدث کی حیثیت میں پیش کیا۔ اتنے میں ایک شخص نے ان کو لکھا کہ آپ صاحبان اب سیدھے سادے مسلمان ہو جائیں اب تو فرق کچھ نہیں رہا۔ اس کا مولوی صاحب کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔ اور بعدہٗ حضرت اقدس کو صرف مجدد اور محدث اور دوسرے لوگوں کی طرح بیان کرتے رہے اور ساتھ ہی مبائعین پر سوال کرتے گئے۔ کہ قرآن و حدیث سے مرزا صاحب کی نبوت ثابت نہیں ہوتی۔ میں نے جواب دینے کی اجازت چاہی۔ تو امیر مجلس صاحب نے اجازت دی۔ پریذیڈنٹ صاحب بھیرہ کے ایک سیٹھ صاحب تھے۔ جن کا نام عبد الرشید ہے۔ اور مجلس میں تحصیلدار صاحب بھی تھے۔ جو کہ ڈاکٹر صاحب کے بھائی ہیں۔ اور بھی بہت ذی عزت لوگ تھے۔ میں نے کتابیں میز پر رکھیں اور سٹیج پر کھڑا ہو گیا۔ اس وقت یہ عاجز ریویو کے وہ پرچے بھی جن میں مولوی محمد علی صاحب نے حضرت صاحب کو۔ "آخری نبی" "آخر الزمان نبی" "سچے مرسل" وغیرہ وغیرہ لکھا ہوا ہے۔ ساتھ لے گیا۔ میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ صاحبان مولوی صاحب نے جو اعتراض کئے ہیں۔ میں ان کا جواب اول ان کے الفاظ سے ہی دیتا ہوں۔ اور بتاتا ہوں کہ آپ کا پہلا اعتقاد کیا تھا۔ اور اب کیا ہے۔ یہ لفظ میری زبان سے نکلے ہی تھے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے کہا۔ تم یہ بتلاؤ کہ مرزا صاحب کا ۱۹۰۱ء کا کیا عقیدہ تھا۔ اور اس سے پہلے کا کیا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ ہمارے اعتراض کا جواب نہیں ہے۔ اور

شور ڈال دیا۔ پریزیڈنٹ صاحب نے بھی ان کے زیر اثر ہو کر کہدیا کہ ہم یہ نہیں سنتے"۔ اس پر میں نے حاضرین جلسہ کو کہا۔ اچھا اور سنو۔ میں نے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۶ نکال کر پڑھنا شروع کیا۔ جہاں حضرت صاحب نے لکھا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کہ چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت رسول آئے جیسا کہ زمانہ گذشتہ کے واقعات سے ثابت ہے۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت جو آخری زمانہ کا عذاب ہے۔ اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے۔ جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیشگوئی کی تھی خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ لازم آتی ہے۔ پس وہی رسول مسیح موعود ہے۔ الیٰ آخرہ۔ صفحہ ۶۵ تک پڑھا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہاں رسول کا لفظ ہے۔ نہ کہ نبی کا۔ اس پر بھی بہت شور ڈالا گیا۔ اور ڈاکٹر صاحب بار بار مجھے کہتے کہ بیٹھ جاؤ۔ اسی طرح میر مجلس بھی اور مولوی محمد علی صاحب بار بار میری تقریر میں بولتے رہے۔ میں نے کہا کہ نبی کا لفظ بھی آجاتا ہے۔ ذرا صبر تو کریں۔ پھر بندہ نے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸ پڑھا۔ جہاں حضرت فرماتے ہیں۔ کہ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔ ڈاکٹر صاحب میرے پاس کھڑے ہو کر کتاب کو دیکھتے رہے۔ کہ اپنے پاس سے تو نہیں کہا۔ اور بیٹھنے پر مجبور کرتے۔ پھر میں نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ کا حوالہ پڑھا کہ میں نبی ہوں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اور صرف میں ہی ایک نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص کیا گیا ہوں۔ اس امت میں سے ابدال اولیاء۔ اقطاب۔ کسی نے بھی نبی کا درجہ حاصل نہیں کیا۔ جیسا کہ حدیث کی رو سے ثابت ہے۔ پھر میں نے ایک غلطی کے ازالہ کا۔ پہلا صفحہ پڑھا۔ جہاں لکھا ہے۔ جن کو علم نہیں وہ بے علمی کا جواب دیتے ہیں۔ خدا نے بارہا مجھے نبی اور رسول پکارا ہے۔ میرے پڑھتے ہی شور مچاتے رہے۔ پریزیڈنٹ صاحب کو پیچھے سے ڈاکٹر صاحب کی تار لگی ہوئی تھی۔ وہ تار دباتے۔ اور میر مجلس مجھے بیٹھنے کے واسطے کہتے۔ حالانکہ میں اجازت سے کھڑا ہوا تھا۔ اسی شور میں ایک نوجوان تعلیم یافتہ نے کہا کہ مولوی محمد علی صاحب نے گو مجددیت کو ثابت کیا ہے۔ مگر مستری صاحب نے مرزا صاحب کی نبوت کو ثابت کر دیا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اب اس کا جواب دو۔

اگر مجھے بار بار مجبور نہ کیا جاتا کہ بیٹھ جاؤ۔ اور ڈاکٹر محمد حسین شاہ میرے کندھوں پر بٹھانے کے لئے زور نہ ڈالتے۔ تو میں انشاء اللہ تعالیٰ بالکل پردہ اٹھا دیتا۔ میرے پاس ساٹھ حوالے حضرت اقدس کی نبوت کے متعلق تھے۔ مگر چونکہ انہوں نے دیکھا کہ اب ہمارا تانا بانا بکھر جائیگا۔ اس لئے شور ڈالنا شروع کر دیا اس پر ایک معزز شخص نے کہا کہ یہ بھی کوئی مجلس کا قاعدہ ہے کہ جب تم تقریر کرتے ہو تو مستری صاحب آرام سے سنتے ہیں۔ اور جب مستری صاحب تقریر کریں۔ تو آپ لوگ شور ڈالنا شروع کر دیتے ہو تاکہ پردہ پڑا رہے۔ لیکن اس کا بھی ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور مجھے مجبوراً بٹھایا گیا۔ مولوی محمد علی صاحب آئے۔ تو انہوں نے تردید شروع کی۔ تردید کیا کرنی تھی۔ اخیر پر حقیقۃ الوحی کو میرے پاس سے لے کر مولوی صاحب فرمانے لگے کہ یہ جو تین باب حضرت اقدس نے باندھے ہیں۔ حضرت اقدس کس باب میں اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ اور کیا تیسرے باب میں مجدد۔ محدث داخل ہیں یا نہ۔ میں نے کہا کہ کتاب مجھے دو۔ میں آپ کو اس کتاب سے نکال کر بتاتا ہوں۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ زبانی بیان کرو۔ میں نے کہا کہ زبانی کیوں بیان کروں۔ جب کہ خود حضرت اقدس کی تحریر موجود ہے۔ مولوی صاحب نے کتاب کو میز پر رکھ دیا۔ اور کہنے لگے۔ اچھا بتاؤ حضرت مرزا صاحب حضرت عمرؓ سے شان میں بڑھ کر ہیں یا نہیں۔ میں نے کہا کہ جبکہ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ تیرہ سو برس میں میرے جیسا کوئی ہوا ہی نہیں۔ تو پھر اس سوال کے کیا معنی۔ اس پر شور پڑ گیا۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

اب میں پیغام کے مضمون نگار سے پوچھتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب سے اور مولوی محمد علی صاحب سے پوچھے کہ یہ واقعہ صحیح ہے یا نہ۔ میں نے اعتراضات کے جواب میں حضرت اقدس کے الفاظ ہی پڑھ کر سنائے تھے۔ آپ لوگوں کے نزدیک وہ لچر اور فضول ہیں۔ تو ہوں۔ ہم تو انہیں خدا کے نبی اور برگزیدہ کے قلم سے نکلے ہوئے سمجھتے ہیں۔

حضرت اقدس کا الہام تم پر صادق آ رہا ہے۔ جیسا کہ خدا حضرت اقدس کو فرماتا ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۱

امم یسرنا لھم الھدیٰ۔ و امم حق علیھم العذاب وقالوا لست مرسلا۔ قل کفیٰ باللہ شہیدا بینی و بینکم و من عندہ علم الکتاب بعض نے ہدایت پائی۔ اور بعض مستوجب سزا ہو گئے۔ اور کہیں گے یہ خدا کا رسول نہیں۔ کہو میری سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں۔ جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔

یہاں خدا نے حضرت اقدس کو آپ لوگوں کی خبر دیدی تھی۔ کہ کہیں گے اور عام لیکچروں کے ذریعہ بیان کریں گے کہ مرزا صاحب لست مرسلا رسول نہیں ہیں۔ کاش آپ لوگ اسی الہام پر غور کرتے

(خاکسار مستری احمد دین سکرٹری انجمن احمدیہ بھیرہ)

لائف حضرت مسیح موعودؑ

سوانح عمری حضرت مسیح موعودؑ بزبان انگریزی۔ جس کا دوسرا نام "احمد" ہے چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ یہ سوانح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنے قلم سے انگریزی خوان نوجوانوں کے فائدہ کے لئے قلمبند فرمائے ہیں ۸۴ صفحہ کا رسالہ ہے۔ قیمت علاوہ محصول ۶؍ چونکہ صرف اردو سوانح کی تھوڑی کاپیاں باقی رہ گئی ہیں۔ ختم ہو جانے پر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

فتح محمد سیال افسر صیغہ اشاعت اسلام

غیر مبائعین کا جلسہ شملہ میں

پیغام صلح مجریہ ۱۲- اکتوبر ۱۹۱۷ء میں شملہ کے غیر مبائعین کے جلسہ کی کارروائی شائع ہوئی ہے جو سراسر مبالغہ آمیز اور جھوٹ سے پُر ہے۔ اور یہ اس گروہ کی ادنیٰ کارروائی ہے۔ یہ تو محض جھوٹ ہے کہ کسی نے کہا کہ مولوی صدرالدین صاحب مجدد معلوم ہوتے ہیں۔ یا یہ کہ "سب نے صاف صاف کہدیا کہ میاں محمود کو مولوی صدرالدین سے نسبت کیا ہو سکتی ہے" میں نے ان کی اس جھوٹی رپورٹ کو پڑھ کر ۔ کا ایک مضمون لکھا ہے۔ جو اصل حقیقت کو کھول دیگا۔

رپورٹ میں یہی لکھا گیا ہے کہ مسئلہ کفر و اسلام پر میں نے مولوی صاحب سے ایک دوست کی ثالثی میں بحث کی تھی۔ اور اس میں مجھے زک ہوئی۔ یا عبدالحق سے مباحثہ کیا تھا۔ اس میں زک ہوئی۔ یہ سب واہیات اور نکمی باتیں ہیں۔ اور ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے ناظرین الفضل کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے اس کے متعلق میں کچھ نہیں لکھتا۔ البتہ مسئلہ کفر و اسلام پر آجکل بحث ہو رہی ہے۔ اور وکیل صاحب محمد عمر دوبارہ فیصلہ لکھا رہے ہیں۔ ناظرین خود اس فیصلہ کو جب وہ شائع ہوگا۔ دیکھ لینگے۔

مضمون جو میں نے لکھا ہے۔ جس کا اوپر ذکر کیا ہے۔ اس میں ختم نبوت کے معنیٰ اور اسمہ احمد کی پیشگوئی پر بحث ہے۔ جو مولوی صدرالدین سے مختلف اوقات میں ہوئی۔ اور مزید تشریح کے لئے حضرت مجدد الف ثانی رح کا بھی ایک حوالہ دیا گیا ہے۔ اور شاہ نعمت اللہ کی پیشگوئی بھی درج کی گئی ہے۔ اور میں اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے یہ مضمون لکھنے کی توفیق دی۔

(عمرالدین احمدی۔ از شملہ)

مولوی صاحب موصوف کا یہ مضمون پہنچ چکا ہے۔ انشاءاللہ اگلے پرچہ میں درج کیا جائیگا۔

(اڈیٹر)

تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بائز السوسی ایشن کے متعلق ایک جلسہ

قابل توجہ اولڈ بائز ٹی آئی سکول قادیان

برادران ملت۔ الفضل کے کسی گذشتہ نمبر میں مکرمی جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان کی طرف سے اولڈ بائز ایسوسی ایشن کے متعلق جو مضمون شائع ہوا تھا۔ وہ غالباً آپ کی نظر سے گذرا ہوگا۔ مذکورہ بالا ایسوسی ایشن کے قائم کرنے کی اس سال سے نہیں۔ بلکہ عرصہ دراز سے کوشش کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ چوہدری فتح محمد صاحب۔ ایم اے۔ اور مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے۔ جیسے بزرگان ملت نے اس بات کی طرف خاص توجہ فرمائی ہے۔ امید ہے۔ اب انشاءاللہ تعالیٰ یہ کام ہو کر رہیگا۔ موسم گرما کی تعطیلات سے پہلے مجھے بعض اصحاب نے ارشاد فرمایا کہ اس کام کو شروع کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ مولوی عبدالمغنی صاحب نے بہت زور دیا۔ اور ہائی اسکول کے طلباء کی ایک انجمن کے ہفتہ وار جلسہ میں میرا نام تجویز فرمایا۔ اور چند اولڈ بائز کی طرف سے۔ جو اس موقع پر حاضر تھے۔ بڑی تاکید فرمائی۔ کہ آپ اسی کام کو شروع کر دیں۔ افسوس کہ بہ سبب اسکول کے بند رہنے اور دیگر ضروری معاملات کے تین ماہ تک کوئی کام نہیں ہو سکا۔ پچھلے دنوں محرم کی تعطیلات میں لاہور کے اسلامیہ کالج۔ میڈیکل سکول اور گورنمنٹ کالج کے چند طلباء جو اس سکول کے اولڈ بائز ہیں۔ قادیان آئے ہوئے تھے۔ اس لئے جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کے مشورہ سے ایک خاص جلسہ بتاریخ ۲۷- اکتوبر ۱۹۱۷ء بروز ہفتہ بعد از نماز عصر ہائی سکول کے بورڈنگ ہاؤس کے ڈائننگ ہال میں زیر صدارت جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے منعقد کیا گیا۔ اور اس میں باہر سے آنے والے تمام اولڈ بائز کو مدعو کیا گیا۔ قادیان میں رہنے والے بعض وہ اصحاب بھی جو یہاں کے اولڈ بائز ہیں شریک جلسہ تھے۔ سب سے پہلے جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے اولڈ بائز ایسوسی ایشن کے قائم کرنے کی غرض کے متعلق بزبان انگریزی ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ اس پر دوسرے دوستوں نے بھی اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔

آخر یہ فیصلہ ہوا کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بائز ایسوسی ایشن اس غرض کے لئے قائم کی جاوے کہ پُرانے طلباء اپنے تعلقات اپنے قومی سکول سے بدستور قائم رکھیں اور اس کو ترقی دینے کے لئے ہر طرح مدد دینے کے لئے تیار رہیں۔ اور یہ کہ مستقل عہدہ داروں کا انتخاب سالانہ جلسہ کے موقع پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ جبکہ امید ہے کہ بہت سے اولڈ بائز اکٹھے ہو سکیں گے۔ مگر سردست کام شروع کرنے کے لئے عارضی عہدہ داروں کا انتخاب ضروری ہے۔ چنانچہ مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان پریزیڈنٹ اور محمد مبارک اسمٰعیل (بی۔ اے۔ بی۔ ٹی) سکرٹری مقرر ہوئے۔ ان کے علاوہ جلسہ سے پہلے پہلے قواعد و ضوابط بنانے کے لئے۔ ایک سب کمیٹی قائم کی گئی۔ جس کے ممبروں کے اسمار گرامی یہ ہیں:۔

(۱) مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔

(۲) چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے۔

(۳) مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے پریذیڈنٹ

(۴) شیخ نواب دین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

(۵) شیخ محمد مبارک اسمٰعیل بی۔ اے۔ بی ٹی۔ سکرٹری

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مرزا بشیر احمد صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب ہر دو بزرگان ملت کو بہ سبب ان کی کثرت مشغولیت کے مدعو نہ کر سکے۔ لیکن جلسہ کی کارروائی ان کو زبانی سنا دی گئی۔ جس پر انھوں نے ممبر

سب کمیٹی ہونا اور اس کام میں ہر طرح سے مدد دینا منظور فرما لیا۔

اب چونکہ کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ہمارے وہ احباب جو ہائی سکول قادیان کے اولڈ بائز ہیں اپنا اپنا نام بمع مفصل پتہ ارسال فرما دیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس دفعہ سالانہ جلسہ پر تمام اولڈ بائز کا ایک عام مجمع کیا جائے۔ جس میں کہ مستقل عہدہ داروں کا انتخاب ہو۔ اور قواعد و ضوابط پڑھ کر سنائے جائیں۔ اور سکول کی بہتری کے لئے کوشش کرنے کی کوئی راہ تجویز کی جائے۔ اس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت بابرکت میں بھی عرض کی جائے گی کہ براہ کرم وہ اس دفعہ سالانہ جلسہ کے متعلق اپنے خدام کو پروگرام تیار کرنے کا حکم دیتے وقت اپنے اس سکول کے اولڈ بائز کے سالانہ اجتماع کے لئے وقت مقرر کرنیکا بھی خیال رکھیں۔ جس کو کہ آپ کے اولڈ بائی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ ہمیں کامل امید ہے کہ جب اولڈ بائز ایسوسی ایشن کے قائم کرنے کے متعلق باقی سب سامان تیار ہو جائیں گے۔ تو ہماری اس عاجزانہ درخواست کو بھی رد نہیں کیا جائیگا۔ گو اس کے لئے ضروری امر یہ ہے کہ مذکورہ بالا ایسوسی ایشن کو قائم کرنے کے لئے اس سال پورا زور لگانا چاہئے۔ پچھلے دنوں ایک بزرگ قوم نواب ذو الفقار علی خانصاحب سے اسی معاملہ پر گفتگو کرنے کا موقع ملا تو آپ نے فرمایا کہ مناسب ہوگا کہ اگر سالانہ جلسہ کے موقع پر اولڈ بائز کو ڈنر دینے کا انتظام کیا جائے

واقعی یہ تجویز نہایت عمدہ تجویز ہے۔ گو مشکل یہ ہے کہ اس وقت کسی قسم کا فنڈ موجود نہیں۔ جس سے اس غرض کے لئے روپیہ خرچ کیا جا سکے۔ ہاں ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اسلامیہ کالج لاہور کے اولڈ بائز کی طرح سالانہ اجتماع پر ایک ایک روپیہ ڈنر میں شامل ہونے والے اصحاب سے پیشگی وصول کر لیا جائے۔ تاکہ شامل ہونے والے احباب کی تعداد اور مجوزہ ڈنر کے خرچ کا اندازہ ہو سکے۔

علاوہ ازیں اسی سال یہ بھی بہت مناسب ہوگا کہ اگر تمام اولڈ بائز کو سالانہ جلسہ کے موقع پر ایک ہی جگہ اتارا جائے۔ ان کے دو وقت کے کھانے روشنی اور دیگر ضروریات بہم پہنچانے کا پورا انتظام کیا جائے اس طرح اولڈ بائز کے جلسہ کے لئے ان احباب کو اکٹھا کرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ اللہ تعالے کے فضل سے اس قسم کے سب سامان مہیا ہو سکتے ہیں۔ اگر تمام دوست اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ امید ہے اولڈ بائز ہائی سکول قادیان اب پوری توجہ فرمائیں گے۔ فقط

خاکسار محمد مبارک اسمٰعیل سکرٹری اولڈ بائز ایسوسی ایشن

ایک ضروری اطلاع

ترقی اسلام کی طرف سے جو مبلغین کام کر رہے ہیں ان کے متعلق اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ انجمن ضلع کے سکرٹری صاحب کے ماتحت ایک ضلع میں دورہ کرنے کی بجائے مبلغین کا تعلق براہ راست ترقی اسلام کے سکرٹری کے ساتھ رہے اور بجائے ایک محدود حلقہ میں تبلیغ کرنے کے وہ ہر وقت دورہ میں رہیں۔ اور ہر گاؤں میں تین دن سے زیادہ اور قصبوں میں سات دن سے زیادہ قیام نہ ہو اس لئے جہاں جہاں احباب تبلیغ کی ضرورت سمجھیں سکرٹری ترقی اسلام کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان دیہات کا نام مبلغوں کے دورہ کے پروگرام میں آ جاوے۔ دوسری غرض یہ ہے کہ تمام دوستوں کا فرض ہے کہ ان مبلغین کی مقامی دوست بھی تبلیغ اور رہائش وغیرہ کے متعلق آسانیاں پیدا کرنے میں مدد کریں۔

مبلغین کو ترقی اسلام دیہاتی سکولوں کا معائنہ کرنے اور اپنی رائے کو جو سکول اور سکولوں کے اسٹاف کے متعلق ہو رپورٹ بک میں لکھنے کے مجاز ہونگے۔ فی الحال مندرجہ ذیل دوروں کا انتظام کیا گیا ہے۔

حافظ جمال احمد صاحب ضلع لاہور۔ منٹگمری و ملتان

حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ سیالکوٹ گجرانوالہ اور جھنگ

مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری۔ امرتسر۔ جالندھر، ہوشیارپور اور گورداسپور

والسلام

شیخ محمد سیال۔ جوائنٹ سکرٹری۔ ترقی اسلام

ٹکٹ ڈاکخانہ سے پھر نہ ملے

۲۴- اکتوبر کا اخبار الفضل ٹکٹ نہ ملنے کی وجہ سے چار دن لیٹ ہوا اب ۳- نومبر کا اخبار بھی تمام اپنی تاریخ مقررہ پر محض اس لئے پوسٹ نہ ہو سکا۔ کہ ڈاکخانہ میں پورے ٹکٹ نہ تھے۔ باوجود تار دینے اور کئی شکایتی عرضیاں بھجوانے کے ابھی تک افسران ڈاک نے اس شکایت کو رفع نہیں کیا۔ بلکہ تھوڑے ہی دنوں میں دو بار اخبار کی روانگی میں حرج ہوا جس کا اثر خریداری پر پہنچا ہے۔ .. .. یہ معاملہ بھی عجیب راز ہی ہے۔ کہ کیوں چند روز سے ٹکٹوں کی نایابی کا سوال پیدا ہو گیا ہے (مینجر)

نام شائع کیا جائے

۲- نومبر کے ستارۂ صبح میں "مسجد میں سگرٹ" کے عنوان سے ایک مراسلت شائع ہوئی ہے جس میں .. .. کسی بے نام و نشان احمدی پر مسجد میں سگرٹ پینے کا الزام لگایا گیا ہے مراسلت نویس کو چاہئے تھا کہ سگرٹ پینے والے کا نام بھی شائع کرا دیتا۔ تاکہ معلوم ہو سکتا کہ وہ کیسا احمدی ہے۔ جو ایسی نامعقول حرکت کا مرتکب ہوا ہے۔ کیا اب وہ ایسا کرنے کے لئے تیار ہے۔

ہاں اسے یہ بات مد نظر رکھنی چاہئے کہ کسی کی عملی کمزوری اس کے مذہب پر حرف نہیں لا سکتی۔ ورنہ کیا وہ مسلمانوں کی عملی کمزوریوں کو اسلام کے سر تھوپنے کے لئے تیار ہے۔

(ایک احمدی)

ہنگامہ یورپ

فرانسیسی پیشقدمی ۲ - اور ۳ - نومبر کے لندنی تاروں سے ظاہر ہوتا ہے - کہ فرانسیسیوں نے سارے محاذ آین پر شاندار پیشقدمی کی اور متعدد مواضع تسخیر کئے - فرانسیسی ایسے مستحکم مواقع پر قابض ہو گئے ہیں - کہ اب جرمن محاذ آین پر کوئی بڑی حملہ آوری نہیں کر سکتے -

اٹلی کی حالت لنڈن - ۳ - نومبر - رائٹر کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ گو اٹلی کی حالت بہت ہی نازک ہے - لیکن یاس انگیز نہیں ہے - دشمن کی فوجیں اطالوی فوجوں سے - تعداد اور توپوں میں بغایت بڑھ کر ہیں - جن کے مقابلہ میں اطالوی فوجوں کو دریائے ٹیلمنٹو پر پسپا آنا پڑا - اور ممکن ہے انھیں اور ہٹنا پڑے - یہ بات قابل اطمینان ہے - کہ اس وقت تک تمام اطالوی فوجیں سلامت ہیں - اور ان میں کوئی انتشار نہیں -

مسٹر لائڈ جارج کی اطالیہ کو روانگی پیرس ۴ - نومبر مسٹر لائڈ جارج (وزیر اعظم انگلستان) پیرس پہنچ گئے ہیں - اور ایم پینلیو کی معیت میں اطالیہ کو روانہ ہو گئے -

اٹلی کو فرانس اور برطانیہ کی امداد حضور وائسرائے کا تار مظہر ہے کہ انگریز اور فرانسیسی دونوں اطالیہ میں کمک بھیج رہے ہیں اور اطالوی زمین پر دشمن کے حملے نے اطالویوں کو اور مضبوطی سے متحد کر دیا ہے -

اہل اطالیہ کی حب الوطنی لنڈن - ۳ - نومبر - ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار متعینہ میلان - بیان کرتا ہے - کہ جس قدر شکست کی خبریں مشہور ہوتی ہیں - لوگوں میں حب الوطنی کا جوش بڑھتا جاتا ہے - اور افواج جب راستوں سے گذرتی ہیں تو نعرہائے تحسین بلند کئے جاتے ہیں -

اٹلی میں جرمنوں کی عیاری لنڈن یکم نومبر کئی ہفتوں تک

آسٹروی ہوا باز برابر اطالوی فوجوں پر اس مضمون کے رسالے گرا رہے ہیں - کہ اٹلی بالکل برطانیہ عظمیٰ کے اشارہ پر عمل کر رہا ہے - اور یہ کہ اطالوی فوجوں کو اپنی گورنمنٹ کے خلاف بغاوت کرنی چاہیئے -

مشرقی افریقہ میں برطانوی کامیابی حضور وائسرائے کا تار مظہر ہے کہ برطانوی اور بلجین کی متحدہ افواج نے مشرقی افریقہ میں ضلع مہنجی سے جرمنوں کو نکال دیا - اور کلوا کے ۱۲۲ میل جنوب مغرب میں لیوین پر قبضہ کر لیا ہے -

ترکوں پر روسی حملے لنڈن ۵ - نومبر - ایک روسی بے تار کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جھیل سونتین کے مغرب میں غنیم نے شدید گولہ باری کی - ہم نے ترکوں پر بحیرہ اسود کے علاقہ کالکیت میں حملہ کیا - اگلی خندقیں لے لیں اور بعض بعض مقامات پر تیسری قطار بھی سخر کر لی - ہم نے بہت سامان غنیمت چھینا

فرانسیسی افواج اطالیہ میں لنڈن - ۵ - نومبر - فرانسیسی افواج کا نہایت گرمجوشی سے اطالیہ میں استقبال کیا گیا اور فرانسیسی و برطانی افواج کی موجودگی سے اطالوی افواج میں ایک تازہ جوش پیدا ہو گیا

غزہ میں لڑائی جاری ہے لنڈن ۵ - نومبر - ایک مصری کمیونیک مظہر ہے کہ غزہ میں ابتک لڑائی ہو رہی ہے - اور بیرشیبہ میں ہم دشمنوں سے دست بدست لڑ رہے ہیں - اس لڑائی میں اب تک ۷۰ افسر اور ۲۲۲۹ - آدمی گرفتار ہو چکے ہیں -

عراق عرب میں انگریزی پیشقدمی عراق عرب سے ایک سرکاری کمیونیک میں مرقوم ہے کہ ۲ - نومبر کو ہمارے گروہ اور رسالہ نے دریائے دجلہ کے کنارے پیشقدمی کی - اور دریا کے داہنے کنارے پر ترکوں کے مقابلہ کیا ترک بہت سرعت کے ساتھ تشرت کیجانب بھاگے - اور راق کی جھت پر ایک طاقتور محافظ دستہ فوج تھا جس کو ہماری فوج نے وہاں سے نکال باہر کیا - وہ تمام خط پر قبضہ کر لیا اس عرصہ میں ہمارا رسالہ پسپا ہوتے ہوئے ترکوں کو پریشان کرتا رہا - ۸۹ قیدی اور کچھ سامان حرب ہمارے ہاتھ آیا - ہمارا رسالہ بڑی بہادری اور جوش سے لڑا -

ہندوستان کی خبریں

باشندگان مدراس کا ایک عام جلسہ یہ جلسہ زیر صدارت سر برامنی آئر ۳ - نومبر کی صبح کو گوکھلے ہال مدراس میں اس طریق عمل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کی غرض سے منعقد ہوا جو اینگلو انڈین اخبارات نے مسٹر مانٹیگو کے مشن کی وقعت گھٹانے کے لئے اختیار کر رکھا ہے -

ایک پرانے قلعہ کے آثار بج بج - (کلکتہ) میں کچھ مزدور ایک نہر نکال رہے تھے - کہ ان کو ایک چونے کا ستون دکھائی دیا - اس کے نیچے کچھ پرانی چیزیں دستیاب ہوئیں - تحقیقات سے معلوم ہوا کہ کسی زمانہ میں یہاں قلعہ تھا - جو نواب صاحب مرشد آباد نے بنوایا تھا -

لڑکیوں کیلئے لازمی تعلیم اعلان ہوا ہے کہ میونسپلٹی بنگلور میں ۷ برس سے ۱۰ - برس تک عمر کی لڑکیوں کے لئے ابتدائی تعلیم لازمی ہوگی عملدرآمد یکم جولائی ۱۹۱۸ء سے کیا جائیگا -

پرنس کرسچین کا سوگ ہز رائل ہائینس پرنس کرسچین آف شلیسگوف ہولسٹین خویش ملکہ معظمہ وکٹوریا آنجہانی کی وفات پر ۲۹ - اکتوبر سے ۴ ہفتہ کے سوگ کا حکم دیا گیا ہے - ۸ - نومبر تک پورا اور ۹ - نومبر سے آدھا سوگ سرکاری مراسم میں برتا جائیگا -

والیان ریاست کی کانفرنس والیان ریاست ہائے ہند کی کانفرنس کا اجلاس ۵ نومبر کو ایوان کونسل دہلی میں شروع ہوا - ۴۹ کے قریب والیان ریاست و رؤسا شریک تھے -

اینٹی ہوم رول ایجی ٹیشن بعنوان رنگپور سرشند گاؤں فرید پور - میں مسلمانوں کے جلسے منعقد ہوئے - جس میں مسلم ایسوسی ایشن کلکتہ کے رزولیوشنوں کی تائید کیگئی - اور ہوم رول کو مسلمانوں کے لئے مضر بتلاتے ہوئے کانگریس اور لیگ کی اسکیم سے مخالفت کی گئی -

باہتمام شیخ عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر (۰۰ ۴) ضیاء الاسلام مشین پریس میں جھبگڑ الکان کیلئے شائع ہوا